بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۶
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم منگل
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۹ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ ۱۸ امان ۱۳۴۸ش ۱۸ مارچ ۱۹۶۹ء	نمبر ۶۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ بار بار یہاں آکر رہیں

وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہیں کی

"دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے۔ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کرلیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو۔ اللہ تعالےٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آگیا پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم ہی نہیں ان کو جانے دو۔ مگر ان سب سے بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی۔ لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں کو جو خدا تعالےٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیزگار ہوں مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہیں کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیلِ علمی کے بعد تکمیلِ عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیلِ عملی بدوں تکمیلِ علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیلِ علمی مشکل ہے۔

پس اگر تم واقعی اس سلسلہ کو شناخت کرتے ہو اور خدا پر ایمان لاتے ہو اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سچا وعدہ کرتے ہو تو میں پوچھتا ہوں اس پر عمل کیا ہوتا ہے۔ کیا کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اگر تم واقعی ایمان لاتے ہو اور سچی خوش قسمتی یہی ہے تو اللہ تعالےٰ کو مقدم کرلو۔ اگر ان باتوں کو ردی اور فضول سمجھو گے تو یاد رکھو خدا تعالےٰ سے ہنسی کرنے والے ٹھہرو گے۔"

(الحکم ۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ تاہم کھانسی کا کچھ اثر ابھی باقی ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

ربوہ ۱۷ امان۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ ضعف کا خفیف سا اثر ابھی چل رہا ہے۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں:

ربوہ ۱۷ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

ربوہ ۱۷ امان۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت پہلے جیسی ہے۔ ہرچند کہ بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ لیکن عام طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب حضرت سیدہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

مجلس مشاورت

انشاء اللہ تعالےٰ اس سال مجلس مشاورت ۲۸، ۲۹، ۳۰ امان ۱۳۴۸ش مطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ مارچ ۱۹۶۹ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگی۔ امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی طرف سے حسب قاعدہ نمائندگان کی اطلاع جلد از جلد دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ امان ۱۳۴۸ ہش

ملائک

علم الطبیعات کی چونکہ بنیاد حواس خمسہ کے ذریعہ تجربہ اور مشاہدہ پر ہے اس لئے مادہ پرستوں نے مابعد الطبیعات عوامل کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے وجود کے ہی منکر ہو گئے ہیں اور آج سائنسی علوم کی ترقی کی وجہ سے عوام بھی ان خیالات سے متاثر ہیں۔ تاہم مغربی فلسفہ سے جو لوگ مسلمانوں میں سے بھی متاثر ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض نے اگرچہ اللہ کے وجود سے انکار نہیں کیا۔ مگر وہ فرشتوں کے وجود کے صاف طور پر انکاری ہیں اور فرشتوں کی تاویلیں کرتے ہیں۔ سر سید مرحوم کا ایک شعر ہے۔ ؎

نے جبریل امیں قرآں بہ پیغامے نمے خواہم
ہمہ گفتار معشوق است قرآنے کہ من دارم

یعنی میں جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں چاہتا۔ جو قرآن کریم میرے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے لیکن یہ درست نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ کلام حضرت جبرائیلؑ کی وساطت سے نازل نہیں ہوا۔ اس میں غلط فہمی یہ ہے کہ اس شعر کا مصنف یہ خیال کرتا ہے کہ جبرائیل امین اللہ تعالیٰ کا پیغام اپنے الفاظ میں پہنچاتا ہوگا۔ جس طرح مثلاً کوئی قاصد ایک شخص کا زبانی پیغام دوسرے کو اپنے الفاظ میں پہنچاتا ہے۔ حالانکہ بعض قاصدوں کا حافظہ اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ وہ اصل الفاظ میں پیغام پہنچا دیتے ہیں۔

فرشتوں کے وجود پر یہ اعتراض اور اس کا جواب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہم ”آئینہ کمالات اسلام“ کے حاشیہ سے نقل کرتے ہیں:۔

”اول جملہ ایک یہ اعتراض ہے کہ خدا تعالیٰ کو فرشتوں سے کام لینے کی کیا حاجت ہے۔ کیا اس کی بادشاہی بھی انسانی سلطنتوں کی طرح عملہ کی محتاج ہے۔ اور اس کو بھی فوجوں کی حاجت تھی۔ جیسے انسان کو حاجت ہے۔ اما الجواب۔ پس واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کو کسی چیز کی حاجت نہیں نہ فرشتوں کی نہ آفتاب کی نہ ماہتاب کی نہ ستاروں کی۔ لیکن اسی طرح اس نے چاہا کہ تا اس کی قدرتیں اسباب کے توسط سے ظاہر ہوں اور تا اس طرز سے انسانوں میں حکمت اور علم پھیلے۔ اگر اسباب کا توسط درمیان نہ ہوتا تو نہ دنیا میں علم ہیئت ہوتا نہ نجوم۔ نہ طبعی نہ طبابت نہ علم نباتات۔ یہ اسباب ہی ہیں جن سے علم پیدا ہوئے۔ تم سوچ کر دیکھو کہ اگر فرشتوں سے خدمت لینے سے کچھ اعتراض ہے تو وہی اعتراض سورج اور چاند اور کواکب اور نباتات اور جمادات اور عناصر سے خدمت لینے میں پیدا ہوتا ہے۔ جو شخص معرفت کا کچھ حصہ رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ ہر ایک ذرہ خدا تعالیٰ کے ارادہ کے موافق کام کر رہا ہے۔ اور ایک قطرہ پانی کا جو ہمارے اندر جاتا ہے وہ بھی بغیر اذن الٰہی کے کوئی تاثیر موافق یا مخالف ہمارے بدن پر ڈال نہیں سکتا۔ پس تمام ذرات اور سیارات وغیرہ درحقیقت ایک قسم کے فرشتے ہیں جو دن رات خدمت میں مشغول ہیں۔ کوئی انسان کے جسم کی خدمت میں مشغول ہے اور کوئی روح کی خدمت میں اور جب حکیم مطلق نے انسان کی جسمانی تربیت کے لئے بہت سے اسباب کا توسط پسند کیا۔ اور اپنی طرف سے بہت سے جسمانی موثرات پیدا کئے تا انسان کے جسم پر انواع و اقسام کے طریقوں سے تاثیر ڈالیں۔ اسی وحدہ لاشریک نے جس کے کاموں میں وحدت اور تناسب ہے یہ بھی پسند کیا کہ انسان کی روحانی تربیت بھی اسی نظام اور طریق سے ہو کہ جو جسم کی تربیت میں اختیار کیا گیا۔ تا وہ دونوں نظام ظاہری و باطنی اور روحانی و جسمانی اپنے تناسب اور یک رنگی کی وجہ سے صانع واحد مدبر بالارادہ پر دلالت کریں۔

پس یہی وجہ ہے کہ انسان کی روحانی تربیت کے لئے بھی فرشتے وسائط مقرر کئے گئے۔ مگر یہ تمام وسائط خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں مجبور اور ایک کل کی طرح ہیں جس کو اس کا پاک ہاتھ چلا رہا ہے۔ اپنی طرف سے نہ کوئی ارادہ رکھتے ہیں نہ کوئی تصرف۔ جس طرح ہوا خدا تعالیٰ کے حکم سے ہمارے اندر چلی جاتی ہے۔ اور اسی کے حکم سے باہر آتی ہے۔ اور اسی کے حکم سے تاثیر کرتی ہے۔ یہی صورت اور تمام یہی حال فرشتوں کا ہے۔ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص۸۵ تا ۸۸)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز بیکار اور بے سود ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا شَاعِرٌ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ۔ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ۔

(مسلم کتاب الشعر)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشہور شاعر لبیدؓ نے جو بات کہی۔ اس سے زیادہ سچی کسی نے نہیں کہی۔ یعنی اس نے بڑی سچی بات کہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز بے کار اور بے سود ہے۔ ایک وہی سود و زیاں کا مالک ہے۔

نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ نَفْسِکَ وَکَرِھْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْہِ النَّاسُ

(مسلم کتاب البر والصلۃ)

ترجمہ۔ حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے۔ اور تیری اس کمزوری سے وہ واقف ہوں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
— اخبار الفضل —
خود خرید کر پڑھے

تسبیح و تحمید کی برکات

(مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایم۔ اے)

(قسط نمبر ۲)

جب انسان خود صراطِ مستقیم پر گامزن ہو جاتا ہے اور اسے ایمان کی دولت نصیب ہو جاتی ہے تو اس پر ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ دیگر بنی نوع انسان کو بھی حلقہ بگوش اسلام کرے۔ اس کا ایک انتہائی مؤثر ذریعہ بھی تسبیح و تحمید، استغفار اور ذکرِ الٰہی ہے۔ ذکرِ الٰہی کے نتیجے میں انسان پاک وصاف اور نکھرا ہوا ہو جاتا ہے۔ دوسرے لوگ جو بھی ظلمت کدوں میں پڑے ہوئے ہیں وہ ان پاک اور صاف بندوں کا نمونہ دیکھ کر اپنے آپکو گناہ اور معصیت کی زندگی سے نکال لیتے ہیں۔ اس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خطبہ جمعہ ۱۰ ر جولائی ۱۹۳۶ء میں احمدی علماء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر وہ قلب کی اصلاح کریں اور لوگوں کے دلوں میں عرفان اور اللہ تعالےٰ کی محبت پیدا کریں تو کروڑ کروڑ لوگ احمدیت میں داخل ہونے لگ جائیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے:۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۔

کہ اگر تبلیغ کے ذریعے تم اپنے مذہب کی اشاعت کروگے تو ایک ایک دو دو کرکے لوگ تمہاری طرف آئیں گے لیکن اگر تم استغفار اور تسبیح کرو اور جماعت سے گناہ دُور کردو تو پھر فوج در فوج لوگ آئیں گے۔ اور تمہارے اندر شامل ہو جائیں گے"۔

(تعلیم العقائد والاعمال خطبات ص ۲۶)

دیکھئے دین کی اشاعت کے لئے یہ کتنا عمدہ نسخہ ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس پر عمل کرتے ہیں اور دین کی اشاعت کا موجب بنتے ہیں۔

تسبیح و تحمید کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کی حمد سے اپنے دلوں کو معمور رکھتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کی حاجات کو پورا کرنے کی طرف زیادہ توجہ فرماتا ہے۔ ایک حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے جو مجھ سے سوال کرنے کی بجائے میرے ذکر میں مصروف رہتا ہے میں اسے اس سے زیادہ دیتا ہوں جو مانگنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ گویا دعا سے پہلے اگر ذکرِ الٰہی کر لیا جائے تو دعا کی زیادہ قبولیت کا موجب بنتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے جہاں ذکرِ الٰہی اور تسبیح کی تاکید فرمائی ہے وہاں اس سے محروم رہنے والوں کو گھاٹا پانے والوں میں سے قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

(المنٰفقون آیت ۱۰)

یعنی اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو کہیں تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہیں ذکرِ الٰہی سے غافل نہ کردے۔ یاد رکھو جو بھی ایسا کرے گا وہ خسارے میں رہیگا

اب رہے وہ لوگ جو غفلت کی وجہ سے نہیں بلکہ جان بوجھ کر ذکرِ الٰہی سے روگردانی اختیار کرتے ہیں اور اسے تضیع اوقات سمجھنے کے باعث کبھی بھولے سے بھی ان کی زبانوں پر خدا کا نام نہیں آتا۔ ان کے متعلق اللہ تعالےٰ نے صاف اور واضح الفاظ میں عذاب شدید کی خبر دی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ○

(سورۃ الجن آیت ۱۸)

یعنی جو شخص بھی اپنے رب کے ذکر سے اعراض کرتا ہے تو خدا اسے ایسے عذاب میں مبتلا کرتا ہے جو بڑھتا ہی جاتا ہے

پس قرآن مجید کی صاف اور واضح تعلیم کی رُو سے عام دنیوی مصروفیات میں بھی ہر آن ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنا اور اپنی زبانوں کو ذکرِ الٰہی سے تر رکھنا سعادتِ دارین اور فلاح کے حصول کے لئے ازبس ضروری ہے اس کے بغیر حقیقی فلاح کی امید عبث ہے۔

احادیثِ نبوی سے بھی تسبیح و تحمید کی اہمیت اور برکات واضح ہیں ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْنَ اَعْنَاقَكُمْ۔ قَالُوْا وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

یعنی کیا میں تمہیں آگاہ نہ کروں کہ تمہارے اعمال میں سے بہتر عمل کیا ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے ستھرا اور پاکیزہ فعل کونسا ہے۔ اور تمہارے درجات میں سے سب سے بلند درجہ کونسا ہے کہ جو سیم و زر خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے۔ جو اس سے بھی بہتر ہے کہ دشمنوں سے تمہارا مقابلہ ہو اور تم ان کی گردنیں کاٹو۔ اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں ضرور آگاہ کریں۔ آپ نے فرمایا۔ وہ ہے خدائے بلند و برتر کا ذکر۔

تسبیح و تحمید کے بارے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک حدیث میں فرماتے ہیں:۔

كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

یعنی دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن میزان میں بھاری ہیں اور خدا تعالےٰ کو محبوب ہیں۔ اور وہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

موجودہ وقت کے لحاظ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۱۵ ر امان ۱۳۴۷ ہش (۱۵۔ مارچ ۱۹۶۸ء) میں تسبیح و تحمید کے بارے میں جماعت کو تحریک فرمائی ہے۔ حضور نے فرمایا ہے:۔

"ہماری زبانوں سے اس کثرت سے تحمید اور درود نکلنا چاہئے کہ شیطان کی ہر آواز ان کی لہروں کے نیچے دب جائے"۔

(الفضل ۲۲ ر امان ۱۳۴۷ ہش)

اسی خطبہ میں حضور آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

"میں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح تحمید اور درود پڑھنے والی بن جائے۔ اس طرح پر کہ ہمارے بڑے مرد ہوں یا عورتیں کم از کم دو سَو بار یہ تسبیح و تحمید اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے۔ یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اور ہمارے نوجوان بچے پندرہ سال سے ۲۵ سال کی عمر کے ایک سَو بار یہ تسبیح اور درود پڑھیں اور ہمارے بچے سات سال سے پندرہ سال تک ۳۳ دفعہ یہ تسبیح اور درود پڑھیں اور ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر سات سال سے کم ہے جو ابھی پڑھنا بھی نہیں جانتے ان کے والدین یا ان کے سرپرست اگر والدین نہ ہوں ایسا انتظام کریں کہ ہر وہ بچہ یا بچی جو کچھ بولنے لگ گئی ہے لفظ اٹھانے لگ گئی ہے۔ سات سال کی عمر تک ان سے تین دفعہ کم از کم یہ تسبیح اور درود کہلوایا جائے۔ اس طرح ہر بڑے پچیس سال سے زائد عمر کے دو سَو دفعہ۔ جوان کم از کم ایک سَو بار اور بچے ۳۳ بار اور بالکل چھوٹے بچے تین بار"۔

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۲ ر امان ۱۳۴۷ ہش)

مزید برآں حضور نے بکثرت استغفار کرنے اور حسب ذیل دُو دعاؤں کا التزام سے ورد کرنے کی بھی تحریک فرمائی ہے:۔

(۱) رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا۔

(۲) رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں کی حقہ تسبیح وتحمید کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر حالت میں ہمارے دل سے خدا ہی کا ذکر بلند ہو۔ اپنے فضل و رحم سے ہماری مغفرت فرمائے اور اپنے انعامات کا وارث بنائے۔

آمین یا رب العالمین۔

وعدہ جات فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا نے اپنی جماعت کے ان احباب کی فہرست بھجوائی ہے جنہوں نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے اپنے وعدہ جات سو فیصدی ادا کر دیئے ہیں۔ ان احباب کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرماوے۔ آمین۔

نمبر شمار	اسماء معطیان	رقم عطیہ
۱۔	میاں حاجی رشید احمد صاحب	۱۵۰ — ۰۰
۲۔	خواجہ ظہور احمد صاحب ولد خواجہ منظور احمد صاحب	۲۵ — ۰۰
۳۔	شیخ دوست محمد صاحب صدر جماعت	۲۵ — ۰۰
۴۔	" بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال	۲۰ — ۰۰
۵۔	" مشتاق احمد صاحب	۱۵ — ۰۰
۶۔	خواجہ منظور احمد صاحب	۱۵ — ۰۰
۷۔	شیخ شریف احمد صاحب	۲۰ — ۰۰
۸۔	" اللہ بخش صاحب	۵ — ۰۰
۹۔	" محمد بخش صاحب	۵ — ۰۰
۱۰۔	چوہدری مشتاق احمد صاحب	۲ — ۰۰
۱۱۔	" برکت اللہ صاحب	۲ — ۰۰
۱۲۔	" محمد ابراہیم صاحب	۱۰ — ۰۰
۱۳۔	شیخ ظہور احمد صاحب ولد اللہ بخش صاحب	۵ — ۰۰
۱۴۔	ماسٹر محمد عبداللہ صاحب	۱ — ۰۰
۱۵۔	شیخ عبدالسلام صاحب	۵ — ۰۰
۱۶۔	خواجہ نصیر احمد صاحب ولد خواجہ عطاء اللہ صاحب	۳ — ۰۰

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

برائے توجہ زعماء انصار اللہ

وقفِ جدید کے بارہ میں جیسا کہ آپ کو معلوم ہوگا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا:۔

"وقفِ جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اٹھالیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہوگا کہ جماعت کے بچے بھی اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک کا بوجھ انہوں نے اٹھالیا ہے اور خود ان کے لئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو کام انہوں نے آئندہ کرنے ہیں اس کے لئے تربیت کا موقع بھی مل جائے گا۔ اس کی طرف جماعت نے اتنی توجہ نہیں دی جتنی دینی چاہیئے تھی۔"

حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کے پیشِ نظر آپ کا فرض ہے کہ اپنے حلقہ جات میں دیگر جملہ افراد جماعت کے علاوہ پندرہ سال سے کم عمر کے سب بچوں کو بھی وقفِ جدید کے جہاد میں شامل فرماویں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی بچہ ہماری سستی اور غفلت کے باعث اس جہادِ عظیم میں شمولیت سے رہ جائے۔ براہِ کرم دیگر افراد کے ساتھ ہی تمام ایسے اطفال کے وعدہ جات کی فہرستیں بلا توقف ارسال فرما کر ممنون فرماویں۔ نیز وصولی کا اہتمام بھی جس قدر جلد ہو سکے فرمایا جاوے۔ نیز اپنی ماہانہ رپورٹوں میں معین اعداد و شمار کے ساتھ تذکرہ فرمایا جائے کہ انصار اللہ کے ذریعہ اس سلسلہ میں کتنا کام ہوا ہے۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

"سینما اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے"

(المصلح الموعودؓ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے چند ضروری ارشادات

موجودہ دور میں ہمارے معاشرے کو بگاڑنے میں سینما کو خاص دخل حاصل ہے۔ آج کل سینما دیکھنے کا شوق عام ہو چکا ہے۔ ان فلموں میں فحش گانوں اور تہذیب سے گرے ہوئے مکالمے پیش کئے جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ شریف خاندان کے نوجوان بھی بگڑ رہے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے ۳۵ برس قبل ان حالات کو محسوس کر کے اپنی جماعت کو سینما وغیرہ نہ دیکھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے اور اس سے کلّی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے مستثنیٰ صرف وہ لوگ ہیں جو سرکاری ملازم ہیں اور ان کو خاص سرکاری تقریبوں میں (حکومت کو ایسی تقاریب بھی بند کر دینی چاہئیں۔ ناقل) ایسے تماشوں میں جانا پڑ جائے۔ لیکن اگر لازمی نہ ہو تو پھر انہیں چاہیئے کہ خواہ مخواہ دوسروں کو انگشت نمائی کا موقع نہ دیں۔ ایسی جگہ جانے کی جو بدنامی کا موجب ہو کوئی ضرورت نہیں۔ سینما کے متعلق میری رائے ہے کہ نقصان دہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے۔ اس لئے قطعی ممنوع ہونا چاہیئے۔ نمائش وغیرہ کے موقع پر تجارتی حصہ کو دیکھنا جائز ہے۔ کپڑے دیکھو۔ بیج دیکھو۔ دوسری چیزوں کو دیکھو اور ان سے اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے فائدے کی باتیں نکالو۔ مگر تماشہ کا حصہ دیکھنا جائز نہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ سینما والوں کی غرض تو روپیہ کمانا ہے نہ کہ اخلاق سکھانا۔ اور وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بے ہودہ افسانے اور گانے پیش کرتے ہیں جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں اور شرفاء ان میں جاتے ہیں تو ان کا مذاق بھی بگڑ جاتا ہے اور ان کے بچوں اور عورتوں کا بھی جن کو وہ سینما دیکھنے کے لئے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کُن اثر ڈال رہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی رُوح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ ۸ دسمبر ۱۹۴۴ء)

حضور کے ان ارشادات کی روشنی میں تمام احمدی والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کی نگرانی کریں اور سینما جیسی بُری عادت سے اپنی اولاد کو محفوظ رکھیں۔

آخر میں حضور کا ایک اور اقتباس درج کرتا ہوں۔ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"پس سینما اپنی ذات میں بُرا نہیں بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب اخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی ہو یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ میری یہی رائے ہے کہ تماشہ تبلیغی بھی ناجائز ہے۔ پس کوئی حرکت خواہ وہ کتنی اچھی کیوں نہ ہو اگر اس کا مقصد تماشہ دکھانا ہے تو وہ ناجائز ہے مگر سینما تو مخرب اخلاق ہونے کی وجہ سے ہی ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص مثلاً ہمالیہ پہاڑ کے نظاروں کی فلم تیار کرے اور وہاں کی برف۔ درخت چشمے وغیرہ دکھائے جائیں۔ اس کی چٹانوں غاروں۔ چوٹیوں کا نظارہ ہو۔ تو چونکہ یہ چیزیں علمی ترقی کا موجب ہوں گی میں اس سے نہیں روکوں گا۔ جس چیز کو ہم روکتے ہیں وہ اخلاق کو خراب کرنے والا حصہ ہے۔" (تقریر مجلس شوریٰ ۳۹ء)

پس احباب جماعت کو اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سینما جیسی بُری عادت سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

مرسلہ: محمد انور حق
گنج مغلپورہ

صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کرتا ہے

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(مکرم خواجہ عبد المومن صاحب ربوہ)

مصیبت اور مشکل وقت پڑنے پر صبر کرنا ایسی اعلیٰ درجہ کی خوبی ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے وہ ہیں کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ صبر سے کام لیتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے کہ ہم انہیں ہر طرح کے ابتلاؤں سے آزماتے ہیں کبھی دشمن کی طرف سے خوف پیدا کر کے اور کبھی بھوکا رکھکر اور کبھی اموال کو نقصان پہنچا کر اور کبھی نفوس کی قربانی لیکر اور کبھی بچوں کا صدمہ دکھلا کر۔ ان ابتلاؤں میں ثابت قدم رہنے اور صبر سے کام لینے والوں کو اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ ایسے صابر اور ثابت قدمی دکھانے والوں پر میں اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش نازل کرتا ہوں اور ہدایت کی راہوں پر انہیں گامزن کرتا ہوں پھر فرماتا ہے واللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْن۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ حضرت صہیب بن سنان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں اگر اس کو کوئی خوشی و مسرت نصیب ہو۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اس کی شکر گزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے اور اگر اسکو کوئی دکھ پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس کا یہ طرز عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا ہی باعث ہے اور وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے (مسلم) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"ہماری جماعت کے لئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آئی تھیں چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ اور بھائی بہن بھی دشمن ہو جاتے ہیں اس قسم کی بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے تم انبیاء و رسل سے زیادہ نہیں ہو ان پر بھی اس قسم کی مشکلات آئیں اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقعہ ملے دعاؤں میں لگے رہو۔ پس یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء و رسل کی پیروی کرو صبر کے طریق کو اختیار کرو تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ سچا دوست نہیں ہے ورنہ چاہیئے تھا کہ تمہارے ساتھ ہوتا تمہیں چاہیئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگہ یا فساد مت کرو بلکہ ان کے لئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سنکر بھی صبر کرو بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ۔ اور نرمی سے جواب دو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش کے ساتھ مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے۔ جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اسے شرم آجاتی ہے۔ اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ صبر کو ہاتھ سے نہ دو صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۰۳)

پھر حضور ایک موقعہ پر نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"صبر بڑا جوہر ہے جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے اور غصہ سے بھر کر نہیں بولتا اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ اس سے تقریر کراتا ہے۔ جماعت کو چاہیئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے۔ جو شخص ہمارا مکذب ہے اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب کے ساتھ بولے اس کے نمونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہت پائے جاتے ہیں صبر جیسی کوئی شے نہیں۔ مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے۔ جو صبر سے کام لے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشادات کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ الٰہی جماعتوں پر جو مصائب اور مشکلات آتی ہیں وہ اسی لئے آتی ہیں تا کہ دنیا پر ان کا کمال صبر ظاہر ہو نیز ان مصائب میں اللہ تعالیٰ کی ایک یہ حکمت بھی مخفی ہوتی ہے کہ جب مومنین کمال صبر کا نمونہ اپنے رب کے حضور پیش کریں تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خوش ہو کر اولٰٓئِکَ عَلَیْہِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّہِمْ وَرَحْمَۃٌ کی مہر ان پر ثبت کر دے اور اپنی رحمتوں اور برکتوں اور فضلوں کی بارش ان پر نازل کر کے دنیا پر اس حقیقت کو آشکار کر دے کہ یہی میرے ہدایت یافتہ بندے ہیں۔ پس ہمیں ہر آن اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا چاہیئے اور اس سے پختہ تعلق قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ ہمیں کمال صبر عطا فرمائے تا ہم ان تمام برکات سماوی کے وارث بن سکیں جن کا اس نے قرآن کریم میں صبر کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں محض اپنے فضل سے صابرین اور صالحین اور قانتین کے گروہ میں شامل فرمائے اور ہماری زندگیوں میں ایسا انقلاب عظیم پیدا فرمائے

. . . .

. . . . کہ ہمارے وجود اس کی صفات اور اس کے جلال اور اس کی عظمت کے مظہر بن جائیں اور ہمارے وجودوں سے اسلام کے نور کی ایسی شعائیں نکلیں جو ساری دنیا کو منور کر دیں اور ساری دنیا اسلام کے پلیٹ فارم اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین اللھم آمین

وما توفیقنا الا باللّٰہ العلی العظیم

رقوم بلا تفصیل

بعض جماعتوں کے عہدیداران مال اور بعض دوسرے افراد دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں رقوم بھیجتے وقت ان کی تفصیل نہیں بھیجتے کہ وہ رقم کس کس مد میں جمع کی جائے۔ ایسی تمام رقوم بلا تفصیل میں بطور امانت پڑی رہتی ہیں اور سلسلہ ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا تفصیل حاصل کرنے کے لئے بار بار لکھنے کے باوجود ابھی بعض احباب تفصیل نہیں بھجواتے لہٰذا تمام احباب کی خدمت میں جنہوں نے کوئی رقم بلا تفصیل بھیجی ہوئی ہے۔ گذارش کی جاتی ہے کہ اس رقم کی تفصیل جلد از جلد ارسال فرمائیں اور آئندہ بھی ہر رقم بھجواتے وقت وضاحت سے لکھا جاوے کہ اتنی اتنی رقم فلاں فلاں مد میں داخل کی جائے ورنہ تین ماہ انتظار کرنے کے بعد ایسی رقوم چندہ عام کی مد میں داخل خزانہ کر دی جاتی ہیں۔ بعض جماعتوں کی رقمیں تقریباً ایک سال سے زائد عرصہ میں بلا تفصیل میں پڑی ہیں باوجود کئی بار لکھنے کے جواب نہیں مل سکا۔ ایسی صورت میں اگر کسی جماعت کا حساب خراب ہوگا۔ تو اس کی ذمہ داری جماعت متعلقہ پر ہوگی

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۲۸۶

میں غلام فاطمہ زوجہ بشیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۹ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۱۱/۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔۔ ۲۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ غلام فاطمہ زوجہ بشیر احمد صاحب چک ۸۹ ج ب ضلع لائلپور۔

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن سیکرٹری مال سرکشمیر روڈ لائلپور۔

گواہ شد:۔ بشیر احمد بقلم خود خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۹۲۸۷

میں محمد یوسف ولد حاجی محمد ابراہیم صاحب قوم ارائیں پیشہ دکانداری عمر ۴۰ سال بیعت تقریباً ۱۹۶۱ء ساکن نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۲۰-۴۸ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ دکان معہ زمین مالیتی ۔۔۔۔ ۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد یوسف بقلم خود نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ محمد احمد اشرف معلم وقف جدید نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ محمد لطیف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۱۹۲۸۸

میں محمد دین خان ولد سندھی خان صاحب قوم سیوپال پیشہ دکانداری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ شہادت ۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک ایکڑ اراضی مالیتی ۱۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:۔ محمد دین خان بقلم خود۔ جھنگ صدر

گواہ شد:۔ ماسٹر علی محمد ولد میاں کریم بخش صاحب ۱۳۰۲۶/-

گواہ شد:۔ عبدالحکیم بقلم خود وصیت ۱۱۰۸۳/-

مسل نمبر ۱۹۲۸۹

میں محمد شریف ولد فتح الدین صاحب قوم قریشی پیشہ وقف زندگی عمر ۲۹ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن قمرآباد ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۸۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد شریف قریشی معلم وقف جدید قمرآباد۔ براستہ نواب شاہ ضلع نوابشاہ

گواہ شد:۔ قمرالدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قمرآباد

گواہ شد:۔ کریم بخش قمرآباد ضلع نوابشاہ۔

مسل نمبر ۱۹۲۹۰

میں امۃ الحفیظ زوجہ کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب قوم ککے زئی۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساہیوال ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۹-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔۔۔ ۱۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ۲۲ تولے مالیتی ۴۰۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ امۃ الحفیظ فرحت ۲۲/۹/۶۸

گواہ شد:۔ عطاء الرحمان خاوند موصیہ امیر جماعت احمدیہ ساہیوال۔

گواہ شد:۔ محمد خورشید والد موصیہ سیکرٹری مال ساہیوال۔

مسل نمبر ۱۹۲۹۱

میں رانا منور احمد خاں ولد احمد خاں ولد چوہدری نصر اللہ خاں صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۰۲ ہڑ فتح ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے ۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ رانا منور احمد خاں بقلم خود متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد:۔ عبدالستار خان متعلم جامعہ احمدیہ

گواہ شد:۔ ناصر احمد قمر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔

درخواست دعا

عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ دختر سید کرم شاہ صاحب ساکن تلونڈی لالہ والی ضلع گوجرانوالہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ اور دیتی ہوتی سے متواتر بے ہوشی چلی آ رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(آسیہ اعجاز احمد میر سید منزل تلونڈی لالہ والی)

یونیورسٹی آف لیگوس میں اساتذہ کی ضرورت

یونیورسٹی آف لیگوس نائیجیریا میں تفصیل ذیل اساتذہ کی ضرورت ہے۔

۱۔ کیمسٹری میں ایسوسی ایٹ پروفیسر۔ سینئر لیکچرر اور لیکچرر جو Physical اور organic - Inorganic Chemistry پڑھا سکتے ہوں۔

۲۔ ریاضی میں پروفیسر سینئر لیکچرر اور لیکچرر۔ جو ریاضی کے سب حصوں پر عبور رکھتے ہوں۔
Numerical Analysis Topology - Algebra Computer programing اور probability Theory میں دلچسپی رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

۳۔ فزکس میں سینئر لیکچرر اور لیکچرر جو مندرجہ ذیل مضامین پڑھا سکیں۔

I Theoretical physic
(2) Solid State physic
(3) X-Ray crystallography.
(4) Applied Geophysics

پروفیسرز۔ ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور سینئر لیکچررز نے post graduate تعلیم حاصل کی ہو۔ اور ان کو یونیورسٹی میں پڑھانے اور تحقیقی کام کا تجربہ ہو۔
لیکچررز کے لئے آنرز ڈگری اور post graduate کی شرط ہے۔ تنخواہوں کی تفصیل یہ ہے۔

پروفیسر	3000 پ
ایسوسی ایٹ پروفیسر	2750 پ
سینئر لیکچرر	2275 - 75 - 2575 پ
لیکچرر گریڈ I	1725 - 75 - 2175 پ
II " "	1200 - 75 - 1650 پ

ملازمت مستقل یا کم از کم تین سال کے لئے ہوگی۔ تقرر پر رخصت کی صورت میں اور اختتام ملازمت پر بیوی اور پانچ بچوں تک کو آمد و رفت کا کرایہ بھی دیا جائے گا۔ پنشن اور رہائش کی مراعات بھی ہیں۔

درخواستوں میں مندرجہ ذیل امور درج کئے جائیں

۱۔ نام (۲) تاریخ و مقام پیدائش
(۳) قومیت (۴) شادی بچگان ان کی عمر
(۵) گھر کا مستقل پتہ (۶) ڈگری معہ تاریخ و نام یونیورسٹی
(۷) تجربہ کی تفصیل (۸) کتب

(۹) یونیورسٹی کے کام کے علاوہ متفرق امور
(۱۰) تین ریفریوں کے نام اور پتے
(۱۱) تقرر کی صورت میں کب تک ملازمت پر حاضر ہو سکیں گے۔

درخواستیں معہ نقول سندات ۱۶ اپریل ۱۹۶۹ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دی جائیں۔

OPPOINTMENT OFFICER
University of Lagos
Lagos (NIGERIA)

جو نوجوان یونیورسٹی لیگوس (نائیجیریا) کو درخواستیں بھجوائیں وہ اپنے مکمل نام و پتہ سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ (ناظر تعلیم)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے

حصہ لینے والی خواتین

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) سے اطلاع دیتے ہیں کہ حسب ذیل بہنوں نے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے چندہ ادا فرمایا ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء

۱۔	محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالغنی صاحب ہاؤس از سروئی	۵۰ ۔۔۔ ۰	شلنگ
۲۔	محترمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ غلام حیدر صاحب کھوکھر " "	۲۵ ۔۔۔ ۰	"
۳۔	" ذکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب کھوکھر " "	۲۵ ۔۔۔ ۰	"
۴۔	" عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالمجید صاحب بٹ جنجہ	۲۵ ۔۔۔ ۰	"
۵۔	" بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد امین صاحب "	۱۰ ۔۔۔ ۰	"
۶۔	" نائش بی بی اہلیہ بھائی محمد حسین صاحب کھوکھر "	۲۰ ۔۔۔ ۰	"
۷۔	" منصورہ اختر صاحبہ اہلیہ تاج دین صاحب آف مڑورو	۳۰۰ ۔۔۔ ۰	"
۸۔	" ناجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ بھائی محمد علی صاحب آف کمپالہ	۳۰ ۔۔۔ ۰	"
۹۔	" ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ غلام احمد صاحب حفیظ جنجہ	۵۰ ۔۔۔ ۰	"
۱۰۔	" امۃ الرشید بشریٰ صاحبہ بنت ڈاکٹر احمد دین صاحب آف مساکہ	۱۲۵ ۔۔۔ ۰	"
۱۱۔	" امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ " " " "	۱۲۵ ۔۔۔ ۰	"
۱۲۔	" فیروزہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر لال دین احمد صاحب آف کمپالہ	۵۰۰ ۔۔۔ ۰	"
۱۳۔	" ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مختار احمد صاحب " "	۳۰۰ ۔۔۔ ۰	"

ان سب بہنوں کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ صرف آپ کے عزم اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ (مینیجر الفضل)

بواسیر۔ دمہ، نزلہ، زکام، سردرد، دردِ شکم، نکسیر ناسور، تبخیر معدہ، جوڑوں اور اعصاب کا درد کے لئے ہمارا اچار خوراکی کورس استعمال کریں -/۱۰ روپے
تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک اور تفصیلی پمفلٹ بلا ڈاک خرچ

بالکل مفت

منگوائیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ضرورت ڈرائیور

ایک احمدی موٹر ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار محنتی اور تجربہ کار ہو اور پریذیڈنٹ کے تعارفی خط کے ساتھ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۹ء بروز اتوار کو بالمشافہ مندرجہ ذیل پتہ پر ملیں۔

چوہدری محمود احمد قمر چاندنی چوک سمن آباد لائل پور

حقیقی مومنوں کا دل دنیوی کاروبار میں خدا تعالیٰ کی طرف لگا ہوا ہوتا ہے

جب بھی انہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی آواز آتی ہے وہ اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ النور کی آیت رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

صحابہ کرامؓ ذکرِ الٰہی میں ترقی کرنے کی اتنی کوشش کیا کرتے تھے کہ ان کی یہ جدوجہد وارفتگی کی حد تک پہنچی ہوئی تھی احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ غرباء رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے عرض کیا کہ جس طرح ہم نمازیں پڑھتے ہیں اسی طرح امراء نمازیں پڑھتے ہیں۔ جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں۔ اسی طرح امراء روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم حج کرتے ہیں اسی طرح امراء حج کرتے ہیں۔ مگر یا رسول اللہ ہم زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات اور چندے وغیرہ نہیں دے سکتے۔ اس وجہ سے وہ نیکی کے میدان میں ہم سے آگے بڑھے ہوئے ہیں کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ امراء ہم سے آگے نہ بڑھ سکیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا میں تمہیں ایک ایسی ترکیب بتاتا ہوں کہ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو تم پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہو سکتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا وہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ ترکیب یہ ہے کہ فرض نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ وہ وہاں سے بڑے خوش خوش اٹھے۔ اور انہوں نے سمجھا کہ ہم نے میدان مار لیا۔ مگر کچھ دنوں کے بعد پھر وہی وفد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے عرض کیا کہ ہم پر بڑا ظلم ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کس طرح؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ نے جو بات ہمیں اس روز بتائی تھی۔ وہ کسی طرح امیروں کو بھی پہنچ گئی ہے۔ اور اب انہوں نے بھی یہ ذکر شروع کر دیا ہے۔ اب ہم کیا کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نیکی حاصل کرنے کا ان کے دلوں میں اس قدر جوش پایا جاتا ہے۔ تو میں انہیں کس طرح روک سکتا ہوں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس آیت میں تجارت اور بیع دونوں کا الگ الگ ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ کوئی تجارت بغیر بیع کے نہیں ہو سکتی۔ درحقیقت اس میں حکمت یہ ہے۔ کہ بعض کاموں میں دونوں جہت یعنی خرید و فروخت سے انسان نفع کماتا ہے۔ اور بعض کام ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں انسان کوئی چیز خریدتا نہیں۔ صرف فروخت کرتا ہے۔ پس وہ چیز جس میں انسان خرید و فروخت سے نفع کماتا ہے۔ اسے تو تجارت کہا گیا ہے۔ اور جس میں انسان کوئی چیز خریدتا نہیں صرف فروخت کرتا ہے اسے بیع قرار دیا گیا ہے۔ جیسے زمیندار یا صناع ہے کہ جو چیز وہ فروخت کرتا ہے وہ اس کی اپنی پیداوار ہوتی ہے۔ پس اس کا کام درحقیقت فروخت کا ہے خرید کا نہیں۔ اس لئے اس کو تجارت سے الگ ذکر کیا گیا ہے۔ گویا بتایا کہ ہر قسم کی تجارت خواہ وہ ملکی ہو یا درآمد برآمد سے تعلق رکھنے والی ہو۔ اسی طرح زمینداراہ اور صنعت وحرفت کے کارخانے نہ انہیں نمازوں کی ادائیگی سے غافل کرتے ہیں۔ اور نہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے ان کی توجہ پھراتے ہیں۔ وہ دنیا میں رہ کر تجارت بھی کرتے ہیں زراعت بھی کرتے ہیں ملازمت بھی کرتے ہیں۔ مگر پھر وہ آسمان پر بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کا دل خدا تعالیٰ کی طرف لگا ہوا ہوتا ہے۔ اور وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن ان کے دل اور ان کی آنکھیں پھری ہوئی ہونگی اور وہ گھبرائے ہوئے ادھر ادھر دوڑ رہے ہوں گے۔ نادان انسان جب ان کے پاس مال دیکھتا ہے تو سمجھتا ہے کہ شائد ان کے دل میں مال کی بڑی محبت ہے۔ مگر ان کے آسمانی ہونے کی یہ دلیل ہوتی ہے کہ جب بھی انہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی آواز آتی ہے وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اسکی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے عمل سے ثابت کر دیتے ہیں کہ انکا اصل مقصود خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور انکی دنیا دین کے راستہ میں روک نہیں بلکہ وہ دنیا اس لئے کماتے ہیں تاکہ وہ زیادہ دلجمعی اور اطمینان کے ساتھ خدمت کر سکیں۔ (تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۳۳۳-۳۳۴)

وعدہ کنندگان تعمیر ہال "ایوان محمود" کی فوری توجہ کے لئے

"ایوان محمود" ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وعدہ کنندگان کی خدمت میں اطلاعاً تحریر ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ کے ہال کے معطی صاحبان کی فہرست جنہوں نے اس کی تعمیر کے لئے ۳۱۳ یا اس سے زائد روپے دیئے ہیں کندہ کروائی جا رہی ہے ایسے معطی صاحبان جنہوں نے ۳۱۳ روپے کا وعدہ کیا ہے۔ اور معمولی رقم ابھی بقایا ہے۔ ان کے لئے ابھی موقعہ ہے کہ بقایا ادا کر کے اپنا نام کندہ کی جانے والی فہرست میں محفوظ کروالیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیکرٹریان تحریکِ جدید کی تصدیق

جماعتوں میں آج کل نمائندگان شوریٰ کا انتخاب عمل میں آرہا ہے۔ سیکرٹریان تحریک جدید کا فرض ہوگا کہ وہ منتخب شدہ نمائندگان کے بارے میں تصدیق کریں۔ کہ کسی کے ذمہ دو سال سے زائد کا بقایا تو نہیں؟ اور اگر کسی دوست کے ذمہ دو سال سے زائد کا بقایا ہو۔ تو کیا انہوں نے اپنی معذوری بیان کر کے مرکز سے اجازت حاصل کر لی ہے۔

(وکیل المال اول تحریکِ جدید)

برائے توجہ ناصرات الاحمدیہ } ناصرات الاحمدیہ کے اس ششماہی کے ۵ ماہ گزر چکے ہیں۔ چندہ اس لحاظ سے بہت کم وصول ہوا ہے۔ براہ کرم تمام لجنات اس کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ اور جہاں تک ہو جلد چندہ بھیجنے کی کوشش کریں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

مراقبون مرکزیہ کی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض مجالس وصول شدہ رقوم مرکز میں بھجوانے کی بجائے اس لئے روکے رکھتی ہیں کہ چندہ اور خدام سے چندہ وصول ہونے کے بعد رقم بھجوائیں گے۔ یہ طریق درست نہیں ہے۔ آئندہ تمام مجالس اس بات کی احتیاط کریں۔ کہ وصول شدہ رقوم ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کی طرف سے ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ مرکز میں پہنچنے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے۔ جن مجالس نے ابھی تک ماہ تبلیغ (فروری) کی رپورٹ مرکز میں نہ بھجوائی ہو۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد رپورٹ ارسال فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظمین اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ بابت ماہ تبلیغ بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)